علي بابا چاليس چور

بہت عرصے پہلے پاکستان میں ایک لکڑہارا رہتا تھا...اسکا نام علي بابا تھا...ایک رات علي بابا دن بھر لکڑیان کاٹ کر واپس اپنے گھر جا رہا تھا...یکا یک جنگل کي خاموشي میں کہیں قریب سے کچھ گھوڑوں کي آواز آئي...وہ فوراً درختوں کے پیچھے چھپ گیا اور چاند کي روشني میں دیکھتا کیا ہے کہ کچھ ڈاکو ایک پہاڑي کے سامنے رُکے ہوئے ہیں اور ان میں سے ایک اپنے گھوڑے سے اتر کر زور سے چلاّ کر کہ رہا ہے کُھل جا سِم سِم...

اسکے بعد علي بابا نے جو دیکھا اس سے وہ ہکّا بکّا رہ گیا...پہاڑي میں سے ایک چٹان گڑگڑا کر ہٹ گئي اور ایک غار دکھائي دي جسے دیکھ کر علي بابا کو یقین نہ آیا...غار سونے چاندي اور ہیرے جواہرات سے چمک رہي تھي...اُن ڈاکوؤں نے اپنے گھوڑوں سے سامان اتار کر غار میں رکھا اور اس بار چلاّ کر کہا بند ہو جا سِم سِم...اور چٹان گڑگڑا کر واپس اپني جگہ پہنچ گئي اور غار کا مُنہ پھر سے بند ہو گیا...

علي بابا نے پسینہ میں شرابور خاموش اپني جگہ بیٹھے بیٹھے ڈاکوؤں کے دور تک جانے کا انتظار کیا...جب ڈاکو آنکھوں سے اوجھل ہو گئے اور علي بابا کو یقین ہو گیا کہ وہ خطرہ سے محفوظ ہے تب وہ درختوں کے پیچھے سے نکلا اور غار کے سامنے کھڑے ہوکر زور سے کہا کُھل جا سِم سِم...غار کا منہ کھلا اورعلي بابا اندر داخل ہوگیا اورغار کا دروازہ بند ہو گیا ...

علي بابا کو یقین نہیں آرہا تھا کہ کتنا سونا چاندي اور ہیرے جواہرات اس غار میں بھرے پڑے تھے...وہ جہاں بھي پیر رکھتا زیور اور قیمتي چیزوں سے آواز آتیں تھیں...کیا یہ ایک خواب ہے؟ علي بابا نے دل میں سوچا! پھر اسنے ایک ہیرے کا ہار اٹھا کر دیکھا تو اسکي چمک سے اسکي آنکھیں بند ہونے لگیں...

علي بابا نے جلدي جلدي اپني جیبیں ہیرے جواہرات سے بھر لیں اور اپنے پگڑي کي چادر سے پوٹلي بنا کر کچھ سونے کي اینٹیں اُٹھائیں اور غار کے دروازے کے سامنے چلاّیا کھل جا سم سم...باہر نکل کر علي بابا جلدي جلدي رات کے اندھیرے میں اپنے گھر کي طرف نکل لیا...

علي بابا جب گھر پہنچا تو رات کو دیر ہو چکي تھي اور اسکي بیوي اسکا صبر سے انتظار کر رہي تھي...جب اسنے دیکھا کہ علي بابا اتنے سارے ہیرے جواہرات اپنے ساتھ لایا ہے تو وہ بے حد خوش ہوئي! اب ہمارے پاس اتنا پیسا ہو گیا ہے کہ پوري زندگي خوشحالي سے گزر سکے گي، انشاءاللہ!

اگلے دن علي بابا نے اپنے بھائي کو بتایا کہ اس کو ایک ڈاکوؤں کي غار ملي جنگل میں اور کیسے وہ وہاں سے اتني ساري دولت لے کر آیا...قاسم نے بڑي دلچسپي سے علي بابا کي باتیں سنیں اور اچھي طرح سے سمجھ لیا کہ یہ غار کہاں...وہ اسي رات جب اندھیرا ہوا تو دو گدھے ساتھ لے کر جنگل میں ڈاکوؤں کے غار کي طرف چل پڑا...

اسنے علي بابا کي بتائي ہوئي جگہ پر چٹان کے سامنے کھڑے ہو کر زور سے کہا "...کھل جا سم سم..." اور زبردست گڑگڑاہٹ کے بعد چٹان اپني جگہ سے ہٹي اور قاسم اپنے گدھوں سمیت چمکتي دمکتي غار میں داخل ہو گیا اور غار کا دروازہ بند ہو گیا...

قاسم کو اپني خوش قسمتي پر یقین نہ آیا...اس نے دونو گدھوں پر سونا چاندي اور ہیرے جواہرات لادنا شروع کردیا...اور اپني بھي تمام جیبیں اور چادریں بھر لیں...جب اتنا زیور جمع ہوگیا کہ اس سے زیادہ گدھوں پر لادنا ناممکن تھا، تو قاسم نے غار کہ منہ پر کھڑے ہو کر زور سے کہا "...کُھل جا ٹم ٹم..." پر غار کا منہ نہ کھلا...پھر قاسم زور سے چلایا "...کھل جا جم جم..." پھر کہا "...کھل جا گرم گرم..." کھل جا یار نرم نرم...لیکن چٹان اپنہ جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوا...قاسم اپني خوشي اور حیرت میں دروازہ کھولنے کے الفاظ بھول چکا تھا... قاسم اس پریشاني کي حالت میں اپنے آپ کو کوس رہا تھا کہ اتني دیر میں اسے باہر گھوڑوں کي آوازیں آنے لگیں...قاسم ڈر کےمارے کانپنے لگا ...اسکو یقین تھا کہ ڈاکو واپس غار میں سامان رکھنے آرہے ہیں...اسکو بچنے کا کوئي راستہ نظر نہیں آیا...

اگلے دن صبح سویرے قاسم کي بیوي نے علي بابا کا دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا کہ قاسم کل سے گھر واپس نہیں آیا ہے ...مجھے بہت فکر ہے کہ وہ کہاں غائب ہے...علي بابا علي بابا کیا آپ اسکو ڈھونڈ کر واپس لا سکتے ہیں؟ علي بابا سارا دن قاسم کي تلاش میں گلي گلي گھوما...پھر اسکو خیال آیا کہ کہیں قاسم جنگل میں ڈاکوؤں کے غار تك تو نہیں کہیں؟ علي بابا فوراً غار گیا اور قریب ہے اسے قاسم کي لاش دکھائي دي...بیچارے قاسم کو ڈاکوؤں نے غار میں پا کر قتل کر دیا...علي بابا کو بے حد افسوس ہوا...اس نے سوچا کہ قاسم کي لاش کو جلد ہي دفن کر دینا چاہیئے...علي بابا نے قاسم کي لاش کو اپنے گدھے پر لاد کر واپس گاؤں کا رخ کیا...گاؤں پہنچ کر قاسم کا جنازہ پڑھواکر اسي دن دفنا دیا جاتا ہے...

جب ڈاکو واپس غار پر آئےتو وہاں قاسم کي لاش نہ پائي تو انہیں تشویش ہوئ کي کہیں کسي اور کو ہماري غار اور ہمارے خزانے کہ بارے میں علم تو نہیں...پھر ڈاکوؤں نے زمین پر قدموں کے نشان دیکھے تو انہیں جس بات کا اندیشہ تھا اسکا یقین ہو گیا...انہي قدموں کو دیکھ دیکھ کر ڈاکو علي بابا کے گھر تك پہنچ گئے-ڈاکوؤں کے سردار نے علي بابا کے دروازے پر ایك سفید دائرہ کا نشان لگا دیا تاکہ رات کے اندھیرے میں آکر علي بابا کا کام تمام کردے...اوپر کي کھڑکي سے چُھپ کر علي بابا کي نوکراني ڈاکوؤں کو دیکھ رہي تھي اور انکے جانے کے بعد اسنے عقل مندي دکھا کر سارے محلے کے دروازوں پر وہي سفید دائرہ کے نشان لگادیئے...اسطرح جب رات گئے ڈاکو علي بابا کو قتل کرنے کے لیئے لوٹے تو ہر دروازے پر سفید دائرہ دیکھا اورانہیں واپس جانا پڑا...دوسرے دن ڈاکوؤں کے سردار نے چالاکي سے گاؤں والوں سے یہ پتہ لگا لیا کہ ایك دن پہلے کس کا جنازہ تھا...اسطرح اسے علي بابا کے بارے میں بھي علم ہو گیا...

ڈاکوؤں کے سردار کو ایك ترکیب سوجھي...وہ علي بابا کے گھر چالیس تیل کے ڈبے لے کر جائےگا ہر ڈبے میں ایك ڈاکو تلوار لیئے رات کا انتظار کریگا اور اسطرح علي بابا کو ختم کرنے کا راستہ مل گیا...اس ہي دن ڈاکوؤں کا سردار علي بابا کے گھر پہنچا اور کہا کہ وہ مسافر تاجر ہے اور علي بابا کے ساتھ کاروبار کرنا چاہتا ہے...علي بابا نے اسکو مسافر سمجھ کر اپنے گھر میں رات گزارنے کي دعوت دے دي...اس ہي رات علي بابا کي نوکراني کھانا پکا رہي تھي اور

گھر میں تیل کم تھا تو اس نے کہا کہ اس تاجر کے ایك ڈبے میں سے تھوڑا سا تیل کھانے کے لیئے نکال لے گي...لیکن جب اس نے ڈبے کا ڈھکن کھولا تو اندر ایك ڈاکو دبك کر بیٹھا دیکھا...اس نوکر نے چپ چاپ ہي پڑوس سے کچھ تیل مانگا اور خوب گرم کیا...اور تھوڑا تھوڑا ہر ڈبے میں انڈیل دیا...اسي طرح تمام ڈاکو مر گئے....اس ہي رات نوکراني نے ڈاکؤں کے سردار کو بھي نیند میں ہمیشہ کي نیند سُلا دیا...اسطرح علي بابا کي جان بھي بچ گئ اور ڈاکؤں کا تمام خزانہ بھي اسکو مفت میں مل گیا...

پیارے بچو یہ تھي علي بابا چالیس چور کہاني...امید ہیکہ آپ سب کو پسند آئي ہوگي... اس کہاني کو آپ خود اردو میں پڑھنا چاہیں تو قصہ کہاني کي ویب سائٹ سے PDF Format میں ڈاؤنلوڈ بھي کر سکتے ہیں... انشاءاللہ اگلے ہفتے ایك نئ کہاني تیار ہوگي...سننا مت بھولیئے گا اللہ حافظ!

http://www.salambazar.com/qissakahani

Umair Salam
2007-06-14
UMAIR.SALAM@GMAIL.COM